

Mazoor Nasal

[’کیا یہ ایک سُلگتا ہوا اور دُکھ بَہرا سَچ نہیں ہے جو اس معاشرے کے تقریباً ہر گھر میں پَنپ رہا ہے؟‘، ’nمَعذوری!!‘، ’nلڑکا یا لڑکی‘، ’nجوانی کی حدود میں قدم رکھ چکے ہیں، صحت قابلِ رشک ہے مگر گھر میں ایسے رہتے ہیں جیسے خصوصی افراد۔۔۔‘، ’nصبح اُٹھیں گے، بستر ویسے ہی ہے ترتیب چھوڑ دیں گے۔۔۔ کہ ماں آ کر یہ درست کر دے گی۔‘، ’nکپڑے تبدیل کریں گے۔۔۔‘، ’nجہاں اتارے وہیں یا کسی کونے کھدرے میں رکھ چھوڑیں گے۔۔۔‘، ’nماں اُٹے گی، اُٹھائے گی، دھوئے گی، استری کرے گی اور واپس ترتیب کے ساتھ ان کی الماری میں رکھ دے گی۔‘، ’nکھانا انہیں تیار ملنا چاہیئے۔‘، ’nکھانے سے پہلے یا کھانا کھا چکنے کے بعد ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ پلیٹیں اُٹھانا یا گلاس واپس رکھ چھوڑنا بالکل بھی نہیں۔ ماں اُٹے گی اور وہی یہ سارے کام کرے گی۔‘، ’nاسکول، کالج یا یونیورسٹی جائیں گے، ’nواپس لوٹیں گے تو سونے کے لیے، ’nاسنپ چپٹ، واٹس اپ یا ٹک ٹاک پر مستی کے لیے۔۔۔ توپٹر، انسٹاگرام پر وقت گزاری کے لیے یا پھر اپنے پسنیدہ سیریل اور ڈرامے دیکھنے کے لیے۔‘، ’nکھانا وہیں بیٹھے منگوائیں گے، ’nفقط لقمے کے لیے ہاتھ بڑھانا یا اسے نگلنا ان کا کام ہو گا، ’nاس کے لیے بھی ان کا شکر ہے، ’nکیونکہ اس کے بعد انہوں نے ٹی وی یا لپ ٹاپ یا آئی پیڈ پر دوبارہ جہاد کے لیے واپس جانا ہو گا، ’nکبھی کبھار یہ اپنے فارغ وقت میں گھر کے دوسرے افراد کے ساتھ بیٹھنے کی مہربانی بھی کر دیتے ہیں، ’nمگر کیا مجال ہے کہ اس دوران یہ اپنے موبائل کی اسکرین سے نظریں ہٹائیں، ’nیہ اپنے اُن پیاروں کے نزدیک رہنا چاہتے ہیں جنہوں نے ابھی ابھی کوئی کمٹ کیا ہے، ’nقیمتی اسٹیٹس اپلوڈ کیا ہے، ’nیا کوئی تصویر بھیجی ہے، ’nفوراً کمٹ کر کے ان کی دلجوئی کرنا ان کا اولین فرض ہوتا ہے۔۔۔‘، ’nاور یہ والے صاحبان—گھر میں بھلے کوئی انتہائی چھوٹا سا کام ہی کیوں نہ ہو، وہ کوئی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ہوتے۔‘، ’nاپنی جگہ پر گند مچا کر اُٹھ جاتے ہیں، ’nکھانا پسند نہ آئے تو ناراض ہونا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں، ’nگھر میں کوئی قابلِ مرمت کام یا قابلِ تبدیل چیز دیکھ بھی لیں تو انجان بن کر گزر جاتے ہیں، ’nکیونکہ یہ ذمہ داری تو باپ کی ہوتی ہے، ’n’صفائی ستھرائی یا ترتیب ماں کی ذمہ داری ہوتی ہے، ’n’بقسمتی کی بات تو یہ ہے کہ یہ دیسور منظر تقریباً ہر گھر میں دیکھا جا سکتا ہے۔‘، ’n’ان سب وجوہات کی بنا پر ہم برملا یہ کہہ سکتے کہ تمام اعضاء صبح سلامت ہونے کے باوجود بھی ہم ایک معذور نسل پروان چڑھا رہے ہیں، ’n’جی ہاں بالکل ایک معذور نسل، ’n’خیر سے ہماری تیار نسل کے تصرفات دیکھیے تو لگتا ہے یہ اس گھر میں مہمان ہیں، ’n’تو کوئی تعاون کرنے والے، ’n’نہ ہی کسی کام میں مدد کرنے والے، ’n’نہ کوئی اپنے اطراف کی کوئی ذمہ داری اُٹھانے والے، ’n’پرائمری اسکول سے لے کر کالج یونیورسٹی تک، ’n’بلکہ نوکری لگ جانے کے بعد بھی، ’n’وہ اپنے والدین کے گھر میں مہمان بن کر رہتے ہیں، ’n’وہ کسی ذمہ داری کو نہیں سمجھتے ماسوائے جیب خرچ لینے اور ماں باپ پر رعب ڈالنے کے، ’n’ماں باپ دونوں گھر کی ذمہ داریوں اور منہ زور اولاد کے رعب و دبدبے کے بوجھ تلے دبے رہتے ہیں، ’n’بھلے عمر جتنی ڈھلتی جائے اور قوی کتنے ہی کمزور کیوں نہ پڑتے جائیں، ’n’کیونکہ وہ خود ہی تو نہیں چاہتے کہ اولاد کو ان کے ہوتے ہوئے کوئی تکلیف اُٹھانا پڑے، ’n’اور اس سب کے بعد اس اولاد نے سیکھا کیا ہے؟‘، ’n’معذوری، ’n’دوسروں پر توکل اور بھروسہ، ’n’کیونکہ آپ نے ان کی بنیاد ہی ایسے رکھ دی ہے، ’n’اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے، ’n’تو آپ کی اس محبت کے نتائج کیسے نکلتے ہیں؟‘، ’n’پیارے والدین اور سرپرست صاحبان، ’n’اپنے بیٹے یا بیٹی کو گھر میں کچھ ذمہ داریاں اُٹھانے کی عادت ڈالیں، ’n’ان کی شخصیت کی تعمیر اور سماجی طور پر ان کو سرگرم کیجئے، ’n’ذمہ داری لینا انہیں مضبوط بناتا ہے اور آنے والی چیزوں کا سامنا کرنے میں ان کی مدد کرتا ہے، ’n’جب کہ ان کا ہر پل ہر گھڑی ماں باپ اور دوسروں پر انحصار انہیں سست، کمزور اور کمتر بناتا ہے، ’n’ماں اور باپ اگر اپنے بیٹے اور بیٹی کو اپنے گھر کی ذمہ داری اور حالات کا سامنا کرنا نہیں سکھائیں گے تو ان کی زندگی آنے والے دنوں میں بد سے بدتر ہوتی جائے گی جس کے صرف اور صرف آپ ذمہ دار ہوں گے۔‘، ’n’یاد رکھیے، ’n’دنیا کے دینے ہوئے سبق آپ کی توقع سے زیادہ چونکا دینے والے، بے رحم اور زیادہ ظالم ہوں گے، ’n’اپنے بیٹے یا بیٹی کو اپنے گھر میں مہمان نہ بنائیں، ’n’بلکہ انہیں اُپستہ اُپستہ روزمرہ کے گھریلو معمولات کے ساتھ ساتھ معاشرتی سرگرمیوں میں بھی حصہ لینے کا پابند کیجئے۔۔۔‘]